ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے

"اس سوال کا جواب عام فہم الفاظ میں یہی ہے۔ کہ جب غیر اللہ کی محبت انسانی دل پر مستولی ہوتی ہے۔ تو وُہ اس مصفّا آئینہ پر ایک قسم کا زنگ سا پیدا کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وُہ رفتہ رفتہ بالکل تاریک ہو جاتا ہے۔ اور غیریت اپنا گھر کر کے اسے خدا سے دُور ڈال دیتی ہے۔ اور یہی شرک کی جڑ ہے۔ لیکن جس قلب پر اللہ تعالےٰ اور صرف اللہ تعالےٰ کی محبت اپنا قبضہ کرتی ہے۔ وُہ غیریت کو جلا کر اسے صرف اپنے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ پھر اس میں ایک استقامت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وُہ اصل جگہ پر آ جاتی ہے۔ عضو کے ٹوٹنے اور پھر جڑھنے میں جس طرح سے تکلیف ہوتی ہے لیکن ٹوٹا ہوُا عضو کہیں زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ جو اُسے صرف مکرر جڑھنے سے عارضی طور پر ہوتی ہے۔ اور پھر ایک راحت کا سامان ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ عضو اسی طرح ٹوٹا رہے۔ تو ایک وقت آجاتا ہے۔ کہ اس کو بالکل کاٹنا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے استقامت کے حصول کے لئے اوّلاً ابتدائی مدارج اور مراتب پر کسی قدر تکلیف اور مشکلات بھی پیش آتی ہیں۔ لیکن اس کے حاصل ہونے پر ایک دائمی راحت اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔" (تقریر اور خط صفحہ ۱۵)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ر جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی سر درد اور نزلہ کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

معلوم ہوُا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب دو ماہ کے لئے ناظر امور عامہ و خارجہ کے فرائض سرانجام دیں۔ اور خانصاحب برکت علی صاحب بطور قائم مقام ناظر بیت المال کام کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد نذیر صاحب علاقہ بہاول پور میں بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

مرزا سعید احمد صاحب کی وفات کا

المناک حادثہ

قادیان ۱۳ جنوری ۔ عزیز مرزا سعید احمد صاحب بی۔ اے کے متعلق آج ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر ولائت سے مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کا یہ المناک تار موصول ہوا۔ کہ وہ گزشتہ شب سوا دو بجے صبح کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز مرزا سعید احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے اور جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ۱۹۳۴ء کے آخر میں پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لئے ولائت تشریف لے گئے۔ اور گزشتہ سال لنڈن میں بی۔ اے کا امتحان پاس کر کے اب وہاں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ کہ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں معمولی بیماری کی اطلاع موصول ہوئی۔ جس پر ماہر ڈاکٹر سے معائنہ کرانے کی ہدائت بھجوائی گئی۔ اور جب نومبر کے آخر میں ایکسرے کا معائنہ کرایا گیا۔ تو ڈاکٹر نے بتایا۔ کہ سخت قسم کی جلد جلد بڑھنے والی سل ہے۔ جس پر فوراً لنڈن کے مشہور براسٹن ہسپتال میں داخل کرا کے ماہرین کا علاج شروع کرا دیا گیا۔ گو درمیان میں بعض اوقات حالت کے بہتر ہونے کی اطلاع بھی آتی رہی۔ اور عزیز مرحوم باوجود بے حد نقاہت اور کمزوری کے بیماری کا بہت اچھا مقابلہ کرتے رہے۔ مگر بحیثیت مجموعی حالت گرتی گئی۔ پہلے تجویز تھی۔ کہ ان کو ہندوستان واپس بلا لیا جائے۔ مگر ہسپتال میں داخل ہونے کے بعد حالت بدستور ایسی رہی۔ کہ ڈاکٹر نے سفر کی اجازت نہ دی۔ آخر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ عزیز مرحوم کے والد جناب مرزا عزیز احمد صاحب خود ولائت چلے جائیں۔ اور جس وقت بھی حالت سنبھلے فوراً ہندوستان لے آئیں چنانچہ جناب مرزا عزیز احمد صاحب ۷ جنوری کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۱۰ جنوری کی شام کو لنڈن پہونچ گئے۔ مگر اس اثنا میں حالت اس قدر گر چکی تھی۔ کہ ان کے پہونچنے کے دوسرے ہی دن حالت بہت زیادہ نازک ہو گئی۔ اور آخر ۱۲ - ۱۳ جنوری کی درمیانی شب عزیز مرزا سعید احمد صاحب کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم اپنے نام کی طرح ایک بہت ہی سعید اور شریف الطبع تھے۔ قربانی ایثار اور صبر و شکر کا خاص جذبہ رکھتے تھے۔ نہائت متواضع۔ بہت ذہین اور ہونہار تھے۔ مرحوم اپریل ۱۹۱۳ء میں پیدا ہوئے تھے۔ گویا ابھی پورے پچیس سال بھی عمر نہ ہوئی تھی۔ اللہ تعالےٰ ان کی روح کو اپنے فضل خاص کے دامن میں قبول فرمائے۔ اور ان کے محترم والد بزرگوار اور دیگر اعزہ اور خاندان کو اس بہت بڑے صدمہ میں صبر و رضا کی توفیق عطا کرے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مولانا عبدالرحیم صاحب درد کو لنڈن تار بھجوایا ہے۔ کہ عزیز مرزا سعید احمد صاحب کی لاش کو صندوق میں بطور امانت دفن کیا جائے۔ تاکہ بعد میں اسے ہندوستان لایا جا سکے مولانا درد صاحب نے اپنے تار میں لنڈن کی تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے خاص ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب کی غریب الوطنی میں

شہادت

انا للہ وانا الیہ راجعون

صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب بی۔ اے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے کے فرزند تھے۔ ان کی انگلستان میں عالم شباب میں وفات نہائت افسوسناک ہے۔ وہ تحصیل علم کی خاطر وطن سے دور تھے۔ کہ قضاء الٰہی کے مطابق انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گلشن احمد کے ایک نونہال کا اس طرح مرجھا جانا تمام فرزندان احمدیت کے لئے افسردہ کن اور رنجیدہ حادثہ ہے۔ اور یقیناً اس باپ کے لئے جو بیم و رجا کے درمیان محبت بھرے دل کے ساتھ فضاؤں میں سے پرواز کرتا ہوا انگلستان پہونچا تھا۔ تا اپنے لخت جگر کی تیمارداری کے بعد اسے ساتھ لے کر ہندوستان لوٹے۔ یہ واقعہ نہائت ہی صبر آزما ہے۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے جذبات غم و الم کا تصور کر کے بھی دل پھٹا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل سے صبر کی توفیق بخشے۔ آمین

مرزا سعید احمد صاحب مرحوم نہائت ہونہار اور باوقار نوجوان تھے۔ تعلیم کے لئے انگلستان جاتے ہوئے جب مصر سے گزرے۔ تو ان دنوں میں وہاں تھا۔ اور احمدیہ پریس فلسطین کے لئے چندہ جمع کرنے کا عزم رکھتا تھا۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ اس نیک تحریک کو صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب سے شروع کروں۔ سویز میں جہاز سے اترنے کے بعد میں نے اس ارادہ کا اظہار کیا۔ تو ہر دو صاحبزادگان نے بخوشی ایک ایک پاؤنڈ عطا فرمایا۔ چنانچہ وہ تحریک کامیاب ہوئی۔ اور احمدیہ پریس فلسطین قائم ہو گیا۔ آج جبکہ مرزا سعید احمد صاحب کی وفات کی افسوسناک خبر موصول ہوئی۔ تو گزشتہ ایام کا یہ واقعہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ بے وطنی کی موت۔ حصول علم کی راہ میں موت شہادت کی موت ہے۔ اللہ تعالےٰ مرزا سعید احمد صاحب کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے۔ آمین

مرزا سعید احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت کے پہلے فرد ہیں۔ جن کی موت ہندوستان سے باہر واقع ہوئی۔ یہ ازل سے مقدر ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی و جسمانی اولاد دنیا کے تمام ممالک میں پھیلے گی۔ خود حضور تحریر فرماتے ہیں۔ "خدا نے نئی زندگی کے سلسلہ کا مجھے آدم ٹھہرایا۔ اور اس مختصر فقرہ میں یہ پیشگوئی پوشیدہ ہے۔ کہ جیسا کہ آدم کی نسل تمام دنیا میں پھیل گئی۔ ایسا ہی میری یہ روحانی نسل اور نیز ظاہری نسل بھی تمام دنیا میں پھیلے گی"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۶)

مرزا سعید احمد صاحب مرحوم روحانی اور جسمانی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل میں سے تھے۔ انہوں نے انگلستان میں تعلیمی مشاغل کے ساتھ ساتھ سہ ماہی رسالہ "الاسلام" کے اجراء کے ذریعہ پیغام اسلام کو بھی بہت سے اشخاص تک پہونچایا۔ اور اب انگلستان میں ان کی وفات کی وجہ سے بھی احمدیت کو اس سرزمین سے ایک خاص تعلق پیدا ہو گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ ان تمام مخلصین پر اپنے فضل کی بارشیں نازل فرمائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے سچی محبت اور اس گلشن کے پودوں کی ترقی کے لئے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

پنجاب اسمبلی میں ایک سب انسپکٹر کی برخاستگی اور بحالی کے متعلق سوال و جواب

۱۹۳۶ء میں جبکہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شورش نہایت زوروں پر تھی۔ انہوں نے قادیان کے بعد ڈسکہ کی ایک چھوٹی سی جماعت احمدیہ کو اس لئے انتہائی مظالم کا نشانہ بنانا شروع کیا کہ وہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے وطن کی جماعت تھی۔ حتے کہ ۳ر جون ۱۹۳۶ء کو بہت بڑا ہجوم کر کے ایک منظم سازش کے ماتحت جناب موصوف کے آبائی مکانات پر کلہاڑیوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر آپڑے۔ اور انہیں نقصان پہونچایا۔ جناب چودھری صاحب موصوف کے چھوٹے بھائی چودھری شکر اللہ خان صاحب پر قاتلانہ حملہ کر کے انہیں سخت زخمی کیا۔ نیز احمدیہ مسجد میں داخل ہو کر احمدیوں کو زد و کوب کیا۔ یہ سب کچھ ڈسکہ کی پولیس کے بالکل قریب ہوا۔ مگر وہ نہ تو موقعہ پر پہنچی اور نہ اس نے قیام امن کے لئے کوئی کوشش کی:۔

انچارج پولیس سید روشن شاہ کا رویہ اگرچہ پہلے سے ہی احمدیوں کے خلاف تھا۔ لیکن اس موقعہ پر اس نے حد ہی کر دی۔ نہ صرف فسادیوں کی خلاف قانون حرکات کو خود روکنے کی کوشش نہ کی۔ بلکہ بار بار اطلاع دینے پر بھی کوئی توجہ نہ کی:۔

احرار کے اس حملہ کے دوران میں جو کافی عرصہ تک جاری رہا۔ اور جس میں انہوں نے انتہائی شرارت سے کام لیا۔ بعض غیر مسلم معززین نے چار دفعہ پولیس کو اطلاع دی۔ مگر پولیس نے کوئی توجہ نہ کی۔ آخر چودھری شکر اللہ خان صاحب نے تحریری اطلاع بھیجی۔ اس پر بھی چند منٹ کے فاصلہ سے ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد انچارج صاحب پولیس پہونچے۔ اور ادھر اُدھر کی باتیں کر کے چلے گئے:۔

اس کے بعد پولیس نے گیارہ احمدیوں کا کراس قدر وہاں مل سکے۔ بہت بڑے ہجوم میں صرف پانچ احراریوں کا چالان کیا۔ لیکن عدالت نے تحقیقات کے بعد سارے کے سارے ملزموں کو بری کر دیا۔ اور پولیس کے رویہ کے متعلق نہ صرف سخت ریمارکس کئے۔ بلکہ سب انسپکٹر پولیس۔ کورٹ سب انسپکٹر اور دو کانسٹبلوں کے متعلق تحقیقات کا حکم دیا۔ آخر اس تحقیقات میں وہ مجرم ثابت ہوئے۔ اور سزا کے مستحق سمجھے گئے۔ چنانچہ سب انسپکٹر روشن شاہ کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ کورٹ سب انسپکٹر کو ہیڈ کانسٹبل بنا دیا گیا۔ اور دو کانسٹبلوں کو موقوف کر دیا گیا:۔

اس کے چند ماہ بعد اخبارات میں شائع ہوا۔ کہ سب انسپکٹر مذکور کو بحال کر دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ عجیب سا معاملہ بن گیا۔ کہ ایک عدالت کے حکم سے تحقیقات ہونے۔ اور مجرم ثابت ہو کر سزا پانے کے بعد بحالی عمل میں لائی گئی۔ اس لئے پبلک کو اس بارے میں صحیح واقفیت حاصل کرنے کی خواہش تھی۔ چنانچہ پنجاب اسمبلی کے ایک سرکردہ ممبر چودھری کرتار سنگھ صاحب نے اسمبلی کے حال کے اجلاس میں اس کے متعلق سوال پیش کیا۔ تو حکومت کی طرف سے بالفاظ "پرتاپ" (۱۳۔ جنوری) یہ جواب دیا گیا کہ:۔

"سید روشن شاہ سب انسپکٹر کو یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو برخاست کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف روزنامچہ میں غلط اندراج کرنے کا الزام تھا۔ ۱۲۔ جولائی ۱۹۳۷ء کو اسے دوبارہ بحال کر دیا گیا۔ کیونکہ انسپکٹر جنرل پولیس کی رائے میں الزام ثابت نہیں ہوتا تھا"۔

معلوم ہوتا ہے۔ اس جواب سے معزز ممبر کی تسلی نہ ہوئی۔ اور انہوں نے دریافت کیا "کیا وزیر اعظم نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ٹیلیفون پر کہا تھا۔ کہ اس سب انسپکٹر کو بحال کر دیا جائے"۔

"ملاپ" (۱۳ر مئی) نے اس بارے میں یہ لکھا ہے۔ کہ:۔ "چودھری کرتار سنگھ نے کہا کیا وزیر اعظم نے اس کی سفارش نہیں کی تھی"۔ اس پر یونی نسٹ بنچوں کی طرف سے شور ہوا۔ مگر چودھری کرتار سنگھ نے اس کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے سوال کی مزید تشریح یوں کی۔ کہ:۔ "کیا یہ درست نہیں ہے۔ کہ وزیر اعظم نے بذریعہ ٹیلیفون ہدایت جاری کر کے اس سب انسپکٹر کو بحال کرایا"۔

اس کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ:۔

"وزیر اعظم نے کوئی تار نہیں دیا"۔ اس پر ایک اور ممبر سردار ہری سنگھ صاحب نے کہا۔ "ہم تار نہیں۔ ٹیلیفون کے متعلق پوچھ رہے ہیں"۔

اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ بالفاظ "ملاپ" یہ ہے:۔

"سردار سندر سنگھ نے چپکے سے مسٹر اجل سنگھ کے کان میں کہا۔ کہو نوٹس چاہیئے اس پر مسٹر اجل سنگھ نے اعلان کیا۔ کہ مجھے ذاتی طور پر علم نہیں ہے۔ مگر میں سوال کا نوٹس چاہتا ہوں"۔

افسوس ہے مسٹر اجل سنگھ پارلیمنٹری سکرٹری کو علم نہ ہونے کی وجہ سے۔ اور سر سکندر حیات خان وزیر اعظم کے بوجہ علالت اسمبلی میں موجود نہ ہونے کے باعث یہ بحث انجام کو نہ پہونچ سکی۔ ہم چودھری کرتار سنگھ صاحب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ جب انہوں نے یہ معاملہ اٹھایا ہے۔ تو اسے انجام تک ضرور پہونچائیں:۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی والدہ کا انتقال

گزشتہ ہفتہ کا ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی والدہ صاحبہ کی وفات کا واقعہ ہے۔ اگرچہ انہوں نے قریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ تاہم ان کی زندگی ملک اور قوم کے لئے قربانی اور ایثار کی ایسی عمدہ مثال تھی۔ کہ اس کا موجود ہونا نہایت مفید اور فائدہ رساں تھا۔ ایک وقت تھا۔ جبکہ وہ نہایت ہی آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتی تھیں۔ لیکن دوسرے وقت انہوں نے اپنے ملک اور قوم کی خاطر ہر قسم کا آرام ترک کر کے تکالیف کی زندگی اختیار کر لی۔ اور نہ صرف خود بلکہ اپنے سارے خاندان کو اسی رنگ میں رنگین کر دیا۔ انہوں نے جس خارزار وادی میں قدم رکھا۔ اس میں آخری دم تک ہر قسم کی تکالیف بخندہ پیشانی برداشت کیں۔ اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھایا۔ اور کوئی رنج اور مصیبت انہیں ایک لمحہ کیلئے بھی ہراساں نہ کر سکی۔ اس پایہ کی خاتون کا ہندوستان سے اس وقت اٹھ جانا۔ جبکہ ہندوستان غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ ہم اس افسوسناک حادثہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پنڈت جواہر لال کی خدمت میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ جو کہ اپنے نامور باپ اور وفا شعار بیوی کی ...

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نکاح کے آئندہ اثرات کا علم خدا تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے

۷ جنوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی بھتیجی ناصرہ بیگم کے نکاح کا محمد رفیق صاحب ولد شیخ محمد ابراہیم صاحب کان پور سے اعلان فرماتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ انسانی زندگی اور انسانی طاقتیں ایک ایسی محدود چیزیں ہیں۔ کہ اپنی ذات میں وہ کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

آدمی بلبلا ہے پانی کا

درحقیقت سمندر کے مقابلہ میں جو بلبلہ کی حیثیت ہوتی ہے۔ انسان کی خدا تعالیٰ کی ازلی ابدی ہستی کے مقابلہ میں اتنی بھی وقعت نہیں۔

انسان کی زندگی

زیادہ سے زیادہ سو سال ہوتی ہے۔ پھر اس میں بعض اوقات خوشی کی گھڑیاں اسے میسر آتی ہیں۔ اور بعض اوقات رنج کی اور خوشی کی گھڑیوں کے مقابلہ میں رنج کی چھوٹی گھڑیاں اسے لمبی نظر آتی ہیں۔ اور خوشی کی گھڑیاں مختصر۔ انسان میں قدرتی طور پر یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ اس پر ہمیشہ خوشیوں کی گھڑیاں آئیں رنج کی گھڑیاں نہ آئیں۔ پھر زندگی کا بہت سا حصہ انسان ادھر ادھر کی باتوں میں صرف کر دیتا ہے۔ بعض آدمی ایک جگہ پر بیٹھ کر باتیں شروع کرتے ہیں۔ تو ایسے منہمک ہوتے ہیں۔ کہ سارا دن اسی میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اور جب انہیں آگاہ کیا جائے تو کہتے ہیں۔ اوہو اس قدر جلدی دن گزر گیا۔ تو ابھی اور باتیں سننے سنانے کو چاہتا ہے۔ برسات کے دنوں میں لوگ گھروں میں پکوان پکاتے ہیں۔ تو اس قدر اس میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ کہ وقت کے گزرنے کی انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔ دوسرا آدمی جب انہیں اطلاع دے۔ کہ دوپہر ہو گئی ہے۔ تو کہتے ہیں ہم نے تو ابھی کام شروع ہی کیا تھا۔ کہ اس قدر دن گزر گیا۔ بعض لوگوں کو کہانیاں سنانے اور بعض کو سننے کی عادت ہوتی ہے جب کہانی شروع ہو جاتی ہے۔ تو ان کو معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کتنی رات گزر چکی ہے۔ گھر کے دوسرے لوگ ان سے کہتے ہیں۔ کہ آدھی رات ہو گئی۔ سوتے کیوں نہیں مگر ان کو سونے کی کوئی پروا نہیں ہوتی اور انہیں محسوس نہیں ہوتا۔ کہ کتنا وقت گزر گیا۔ غرض

خوشی کی لمبی گھڑیاں

بھی انسان کو مختصر نظر آتی ہیں۔ اور رنج کی چھوٹی گھڑیاں بھی لمبی بن جاتی ہیں۔ میرا اپنا واقعہ ہے۔ میری آنکھوں میں ککرے ہیں۔ ایک دفعہ میر محمد اسمٰعیل صاحب نے جو میرے ماموں ہیں۔ ایک آنکھ کے ککروں کو چھیل کر کاپر لگایا۔ اور دوسری کے متعلق کہا کہ اگر ایک آنکھ کا اپریشن برداشت کر لیا گیا۔ تو پھر دوسری کا بھی کر دیا جائے گا۔ اپریشن ہونے کے بعد ورم اور درد کے باعث مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شروع خلافت کا ابتدائی زمانہ تھا۔ آپ میرا حال پوچھنے کے لئے تشریف لائے۔ تو عشاء کی اذان ہوئی۔ اپریشن عصر کے بعد ہوا تھا۔ جب اذان ہوئی تو میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ صبح ہو گئی۔ آپ نے فرمایا نہیں عشا کی اذان ہے۔ تو درد کے باعث گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ساری رات جاگا ہوں۔ غرض

تکلیف اور درد کی گھڑی

تھوڑی سی بھی بہت لمبی نظر آتی ہے انسان کی قدرتی خواہش یہ ہوتی ہے۔ کہ اسے آرام میسر آئے۔ اور اس صورت میں وہ اپنی عمر کو چھوٹا سمجھیگا۔ گویا اگر اس کی زندگی سو سال کی ہو۔ تو آرام کی صورت میں اسے ایسا معلوم ہوگا۔ کہ اس نے دس سال زندگی بسر کی۔ اور اگر دس سال انسان پر رنج اور مصیبت کے آئیں۔ تو اسے دس سال ہزار سال کے برابر معلوم ہونگے یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید میں ان لوگوں کے متعلق جنکو آرام کی زندگی میسر تھی۔ یوماً او بعض یوم فرمایا گیا ہے جب ان سے پوچھا جاتا۔ کہ تم دنیا میں کس قدر زندگی گزار چکے ہو۔ تو کہتے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ

عیسائیوں پر جب راحت اور عروج

کا زمانہ تھا۔ ان کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے کہ کم لبثتم قالوا لبثنا یوماً او بعض یوم کہ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ تم کتنا عرصہ رہے۔ تو انہوں نے کہا ہم ایک دن یا دن کا کچھ عرصہ رہے۔ تو راحت کا زمانہ خواہ کس قدر بھی لمبا ہو۔ قلیل نظر آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے دنوں کے متعلق فرماتا ہے ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ کہ اللہ تعالیٰ کا دن ہزار برس کا ہوتا ہے۔ اور ہزار برس کو انسانی زندگی کے مقابلہ میں اگر وہ سو سال کی بھی ہو رکھا جائے تو وہ چند گھنٹے بنتی ہے اور اگر وہ بھی راحت کا زمانہ ہو۔ تو پھر ایک منٹ سمجھی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے

کیا ہی لطیف نکتہ

بیان فرمایا ہے۔ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر بیان کرنے کا ارشاد فرمایا۔ کہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ کہ ہر انسان شادی سے پہلے غد پر نظر رکھے۔ میں جیسا کہ بیان کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ کا ایک دن انسانوں کے حساب سے ایک ہزار سال کا ہوتا ہے۔ اس غد سے مراد اللہ تعالیٰ کا غد ہے۔ نہ کہ انسانی غد۔ اس حساب سے غد انسانی زندگی کے لحاظ سے کم از کم پندرہ سو سال کا بنتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ شادی کے متعلق غور تو آج ہی کرو۔ مگر ڈیڑھ ہزار برس بعد پر بھی نظر رکھو۔ ایک لطیفہ مشہور ہے۔ کہ ایک ملا تھا جو کہتا تھا۔ کہ ایک بالشت سے زیادہ ریشم پہننا جائز نہیں۔ ایک امیر آدمی جسے ریشم پہننے کا شوق تھا۔ اور فوج کا افسر تھا۔ وہ ملا کے لئے جہاں نوکر تھا وہاں سے ایک تہبند لایا۔ جس کا کنارہ ریشم کا تھا۔ ملا بے چارے نے کبھی اس قسم کا تہبند استعمال نہیں کیا تھا۔ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور اسے پہن لیا۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کرنے شروع کئے۔ کہ یہ ملا پہلے تو کہا کرتا تھا کہ ایک بالشت سے زیادہ ریشم پہننا جائز نہیں۔ اب وہ خود ریشمی تہبند باندھتا ہے۔ کسی شخص نے اسے یہ بات بھی کہہ دی۔ اس پر وہ بہت لال پیلا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ میں نے کب کہا تھا۔ کہ میری ایک بالشت سے زیادہ

ریشم پہننا جائز نہیں

بالشت سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بالشت ہے۔ تو اس طرح اس ملا نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بالشت کہہ کر ڈیڑھ گز ریشمی کپڑے کا پہننا جائز قرار دے دیا۔ یہ بات تو لطیفہ ہے۔ مگر ایک حقیقت بھی اس میں ہے پس

خدا تعالیٰ کا غد اور انسان کا غد

الگ الگ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے غد سے مراد یہ ہے

کہ انسان اپنی نظر لمبی اور دور کے زمانہ تک رکھے۔ اور شادی کے نتائج کو اگلی نسلوں کے پیدا ہونے تک لے جائے۔

انسان کی اپنی زندگی تو زیادہ سے زیادہ سو سال کی ہوتی ہے۔ اس کو کیا علم ہے کہ اس دن اور اس کے اگلے دن کیا ہونے والا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ دُنیا میں جو کام کرو یوں کرو۔ کہ مرنا ہی نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان کام کرنے سے مرتا ہی نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ دُنیا میں ایسا کام کرو۔ کہ اس کا اثر کبھی ختم نہ ہونے والا ہو۔ یہاں سے بھی غد سے یہ مراد ہے۔ کہ شادی ایسی کرو۔ کہ اس کا اثر ختم نہ ہونے والا ہو۔

خدا کے دن

کے متعلق جیسا کہ قرآن مجید میں یہ آیا ہے۔ کہ وُہ ہزار برس کا ہے۔ اسی طرح یہ بھی آیا ہے۔ کہ وُہ پچاس ہزار برس کا ہے۔ قرآن مجید پُر حکمت کتاب ہے۔ اس کی ایک ایک آیت میں کئی کئی حکمتیں ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ کا دن پچاس ہزار برس کا ہوسکتا ہے تو پچاس کروڑ سال کا بھی ہوسکتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ پچاس ارب سال کا بھی ہوسکتا ہے۔ تو خدائی غد غیر معین ہے۔ اس قدر غیر معین کہ انسان اس کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ انسان اندازہ کرے بھی کیسے۔ وہ تو اس دن کے اندر ہی مر جاتا ہے ؂

اسلامی تعلیم یہ ہے۔ کہ جب انسان کی نظر خدا تعالےٰ کی طرف ہو تو یہ دھیان رکھے۔ کہ میں ابھی مر رہا ہوں۔ اور جب دُنیا کے کام میں لگا ہوُا ہو۔ اور اپنے ماحول پر نظر رکھے تو یہ سمجھے۔ کہ میں نے کبھی مرنا ہی نہیں

شادی کے آئندہ اثرات

ظاہر ہونے کے متعلق انسان کو کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اسے اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کے ساتھ حل کر دیا۔ کہ انسان کام کرتا جائے۔ اثرات پیدا کرنا ہمارا کام ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ آئندہ اس کے کیا اثرات ظاہر ہونے والے ہیں ؂

بعض لوگ حبشن عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ اور کئی نسلیں گزر جاتی ہیں۔ ان میں سے کسی پر اس حبشن کا اثر نہیں ہوتا۔ آخر ساتویں۔ یا آٹھویں نسل میں جا کر اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے یعنی بال حبشیوں کی طرح گھنگھریالے اور رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اس وقت کی نسل کو علم ہی نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے باپ دادا میں سے کسی نے حبشن عورت سے بھی شادی کی تھی۔ بعض دفعہ تصویر کے دیکھنے سے بھی بچہ پر اثر پڑجاتا ہے یورپ کے ایک آدمی کے ہاں ایک دفعہ حبشی بچہ پیدا ہوُا۔ اس کے بال اور شکل حبشیوں کی سی تھی۔ اس پر اس نے اپنی بیوی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ کہ ایک ڈاکٹر نے اس کے گھر میں ایک حبشی کی تصویر دیکھی۔ وہ حبشی کئی سال سے مر چکا تھا۔ اس پر شک بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ وہ اس شخص کے باپ دادا میں سے کسی کا غلام تھا۔ ڈاکٹر نے بتایا۔ کہ یہ عورت چونکہ اس تصویر کو دیکھا کرتی تھی۔ اس کا اثر بچہ پر ہوگیا ہے ؂

تو شادی کے بعض اثرات ایسے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ لوگ انہیں دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ یہ چیز کہاں سے آگئی ہے۔

خوبی اور خرابی

کا صرف اللہ تعالےٰ کو ہی علم ہوتا ہے آج کل خورد بینوں کے ذریعہ اس کی تحقیقات ہوئی ہے۔ کہ نسل انسانی میں بعض ذرات مخفی طور پر نسلاً بعد نسلٍ چلے آتے ہیں۔ اور بعد کی کسی نسل میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ایک انسان سخی ہوتا ہے۔ مگر بعد میں اس کی نسل میں سخاوت کا ذرہ بند ہو جاتا ہے۔ ساتویں آٹھویں پشت میں جا کر وُہ ذرہ ترقی کرتا ہے۔ اور پھر اس نسل کا انسان سخی بن جاتا ہے تو اخلاق اور ترقیات انسانی باریک در باریک ذرات ہوتے ہیں۔ جو کئی کئی نسلوں کے بعد ظاہر ہوتے ہیں پہلے مخفی چلے آتے ہیں۔ یوں ذرات کئی نسلوں میں چلتے رہتے ہیں۔ مگر نشوونما پوری طرح نہیں پاتے۔ زمین عمدہ ہو اور بیج اچھا نہ ہو۔ یا اگر بیج اچھا ہو۔ زمین اچھی نہ ہو۔ تو ہر دو صورتوں میں نشوونما پوری طرح نہیں ہوتا۔ جب زمین اور بیج دونوں عمدہ ہوں۔ تب نشوونما عمدہ ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کہہ کر اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ بے شک اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر انسان کو ان کا علم نہیں ہوتا صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ کہ اس شادی کے اثرات کب اور کیسے ظاہر ہونگے۔ اس لئے خدا کے احکام کو مدنظر رکھنا چاہیئے ؂

تحریکِ جدید کا مُطالبہ ”وقفِ رخصت“

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ ۱۵- نومبر ۱۹۳۷ء میں فرماتے ہیں:۔

”یہ تحریک ابتداءً تین سال کے لئے تھی۔ اور یہ تین سال تجربہ کے تھے۔ اور اس کے شروع میں ہی میں نے کہدیا تھا۔ کہ یہ نہ سمجھو۔ کہ یہ ختم ہو جائے گی۔ بلکہ تین سال کے بعد یہ اس سے بھی زیادہ تعہد کے ساتھ جاری ہوگی۔ ...... پس میں نے جو تحریک کی تھی۔ ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ دیکھے اس پر عمل کرنے سے مجھے فائدہ ہوُا ہے۔ یا نقصان... ...... پس جن کو فائدہ ہوُا ہے۔ وُہ پہلے سے زیادہ عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور جس نے عمل ہی نہیں کیا۔ وُہ اپنی اصلاح کرے“

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں دوست ”مطالبہ وقفِ رخصت“ پر غور فرمائیں۔ کہ کیا اس مطالبہ کے ماتحت تبلیغی خدمت سرانجام دینے کی وجہ سے ان کو فائدہ ہوُا ہے یا نقصان۔ یقیناً وہ اس بات کے تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہوں گے۔ کہ فائدہ ہوُا ہے۔ اپنی اصلاح کا موقعہ ملا۔ دعاؤں کی توفیق ملی۔ دوسرے علاقہ کے حالات کا علم ہوُا۔ تعلقات میں وسعت ہوئی۔ ہمدردی کے جذبہ نے عمومی صورت اختیار کی۔ حضرت اقدس کی خوشنودی حاصل ہوئی جس جگہ مخالفت ہوئی۔ وہاں اللہ تعالےٰ کی قدرتوں کے کرشمے ملاحظہ کئے۔ غرضکہ بہت سے فوائد حاصل ہوئے ؂

جب یہ تحریک اس قدر فوائد بخش ہے۔ تو کون ہے۔ جو آئندہ اس میں بڑے تعہد سے شامل نہ ہو۔ اور اپنے اوقات جس قدر کہ وُہ پیش کرسکتا ہے۔ پیش نہ کرے۔ معلوم ہوتا ہے۔ احباب کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ کہ غالباً یہ تحریک صرف تین سال کے لئے تھی۔ لیکن حضور کے بیان کی رو سے واضح ہے۔ کہ یہ تبلیغی تحریک آئندہ کے لئے بھی ہے۔ کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں۔ بلکہ ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے ؂

حضور نے مزید برآں اخراجات کے ضمن میں تبلیغی مراکز کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ جن کو جاری رکھا گیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

”ان کے علاوہ کچھ مشن ہندوستان میں بھی تحریک جدید کے ماتحت قائم ہیں۔ مثلاً ویرووال ضلع امرتسر میں یا مکیریاں ضلع ہوشیارپور میں۔ ایک مشن کراچی میں ہے۔ ان میں بعض لوگ برائے نام گزارہ پر کام کرتے ہیں۔ اور باقی جماعت کے دوست مہینہ مہینہ یا بیس بیس یا دس دس دن جا کر کام کرتے ہیں“

چونکہ کسی خاص موسم میں مجاہدین کی کمی بھی ایسے علاقوں میں تبلیغ کے نتائج پر یقیناً اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے احباب جہاں تک ممکن ہوسکے۔ بہت جلد اپنی رخصت یا فرصت کے ایام اس خدمت کے لئے پیش کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ موسم سرما میں ان کے لئے یہ موقعہ میسر آسکے۔ نیز اس امر سے بھی مطلع فرمائیں۔ کہ عرصہ گزشتہ میں انہوں نے کس سنٹر میں اور کتنے عرصہ کے لئے کام کیا۔ تا کہ ان کے مقام تبلیغ کی تعیین میں آسانی ہو۔ (انچارج تحریک جدید)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی امتیازی حیثیت

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جلسہ سالانہ پر مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی۔ اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے:-

انه لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین و ما صاحبکم بمجنون و لقد راٰہ بالافق المبین ...... الآیۃ۔

ایک اعتراض

احباب! پیشگوئیوں کے متعلق عام طور پر یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے۔ کہ وہ دماغی تخیل کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اور یہ کہ ان میں کسی قسم کی وضاحت اور تعیین نہیں ہوتی۔ بلکہ ابہام ہوتا ہے۔ اور بوجہ غیر معین شکل و صورت رکھنے کے وہ دنیا کے ہر واقعہ پر بآسانی چسپاں کی جاسکتی ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی یہ پیشگوئی کہ یقل العلم ویظھر الجھل ویظھر الزنا وتکثر النساء ویکثر الحرج۔ جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ زنا بکثرت ہوگا۔ عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ اور قتل و غارت اور لڑائی اور خونریزی بہت ہوگی۔

یا یہ پیشگوئی کہ اذا تطاول رعاۃ الابل البھم فی البنیان۔ یعنی اونٹوں کے چرواہے اونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے۔ اس قسم کی پیشگوئیاں کسی آسمانی وحی کی محتاج نہیں۔ معمولی قیاس سے بآسانی کی جاسکتی ہیں۔ جب کسی قوم پر زمانہ گزرتا ہے۔ اور وہ دنیا کے تعیش میں اور نفسانی شہوات میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ تو زنا بھی پھیلتا ہے۔ جہالت بھی بڑھتی ہے۔ بدکاری بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لڑائیاں بھی ہوتی ہیں۔ مرد مارے جاتے ہیں۔ اور عورتیں رہ جاتی ہیں۔ یہ قیاسی پیشگوئی ہے۔ جو ہر قوم کے متعلق کی جاسکتی ہے قومیں ترقی کرتی ہیں۔ اور آخر ایک دن فرسودہ قویٰ ہو کر تباہ و خستہ حال ہو جاتی ہیں۔ جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ آخر مرتا ہے اور اگر کوئی کہے زید ایک دن مرے گا۔ اور اس کی ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی۔ تو ایسی پیشگوئی طبعی حالات کے ماتحت ہر کوئی کر سکتا ہے۔ قوموں کی موت یہی ہوتی ہے۔ کہ ان کے اندر جہالت۔ عیاشی اور بدکاری پھیل جائے۔ اور آخر جنگ و جدال ان کا خاتمہ کر دے۔

مذکورہ بالا پیشگوئی بھی اسی قسم کی ہے۔ اور بوجہ غیر معین صورت رکھنے کے مختلف زمانوں کے مسلمانوں نے اپنے اندر عیاشی کے سامان اور بدکاری کے نظارے اور تفرقے اور لڑائیاں دیکھ کر کہہ دیا۔ کہ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشگوئی کس صفائی سے پوری ہوئی۔ حالانکہ اس نوعیت کی مبہم اور قیاسی پیشگوئی ہر زمانہ کے حالات پر بآسانی چسپاں کی جاسکتی ہے۔

پھر ایک یہ پیشگوئی ہے۔ کہ اذا زلزلت الارض زلزالھا یعنی زمین ہلائی جائے گی۔ اگر کہیں زلزلہ آیا۔ تو کہہ دیا۔ کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی یا کوئی عظیم الشان انقلاب واقعہ ہوا تو کہہ دیا کہ زمینی زلزلہ سے مراد انقلاب تھا۔ پیشگوئی میں چونکہ معین صورت نہیں۔ اس لئے ادھر بھی چسپاں ہوگئی۔ اور ادھر بھی۔ زید و بکر کی شکل و صورت معین ہوتی ہے۔ ہم زید کو بکر اور بکر کو زید نہیں کہہ سکتے۔ اگر پیشگوئی کی بھی شکل و صورت معین ہوتی۔ اور اس کا مفہوم و مقصود اپنے اندر تفصیلی طور پر وضاحت رکھتا۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ یہ دماغی تخیل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ ایک ایسا خارق عادت امر ہے۔ جہاں انسانی خیال کی رسائی نہیں۔ اور وہ بشری قدرت اور تصرف سے بالا ہے۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی

جو آیتیں میں نے پڑھی ہیں وہ اسی قسم کے اعتراضوں کا ایک مکمل جواب ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کی جداگانہ نوعیت اور ممتاز حیثیت کا پتہ کھلے الفاظ میں دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انه لقول رسول کریم۔ ذی قوۃ عند ذی العرش مکین۔ مطاع ثم امین۔ وما صاحبکم بمجنون۔ و لقد راٰہ بالافق المبین وما ھو علی الغیب بضنین وما ھو بقول شیطان رجیم۔ فاین تذھبون ان ھو الا ذکر للعالمین لمن شاء منکم ان یستقیم وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔

یہ پیشگوئی جو سورہ تکویر میں ہے۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ جو خدائے ذوالعرش کے حضور ایک اعلےٰ عزت کے مقام پر ہے۔ صاحب قوت ہے جس کی اطاعت کی جائے گی۔ اور دنیا اس کی بات مانے گی۔ وہ امین ہے جو بار امانت اس کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ اس کو وہ کماحقہ نبھائیگا۔ وما صاحبکم بمجنون۔ یہ بات جو اس نے کہی ہے۔ کہ ایسا ہوگا۔ کسی دماغی خلل کا نتیجہ نہیں۔ بعض وقت ایک پاگل مختلف نظارے دیکھتا ہے۔ جن کی ظاہر میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اور نہ دوسرے لوگوں کی آنکھیں اور کان اور دیگر حواس مجنون کے مشاہدات و مسموعات کی تصدیق کرتے ہیں۔ پاگل بھی بعض اوقات آوازیں سنتا ہے۔ جیسے جنگ عظیم میں جنگ کی دہشت کی وجہ سے بعض لوگوں کے دماغ کو صدمہ پہونچا۔ اور انہیں چاروں طرف یہی نظر آتا تھا۔ کہ بندوقیں اور توپیں ہیں اور ان کی آوازیں انہیں بے قرار کر رہی ہیں۔ اور وہ چلاتے اور شور مچاتے تھے۔ مگر آس پاس والوں کو نہ توپیں نظر آتیں۔ اور نہ کوئی آوازیں سنائی دیتیں۔

اس لئے اللہ تعالےٰ نے سورہ تکویر کی مخصوص پیشگوئی کے متعلق فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشگوئی ہے۔ جو واقعات پر مبنی ہوگی کسی دماغی خلل کا نتیجہ نہیں۔ لوگ اس کی صداقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ و لقد راٰہ بالافق المبین۔ یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے بلند مقام پر کھڑے ہو کر ان واقعات کو دیکھ لیا ہے جو المبین ہے۔ یعنی ایسا مقام جو واضح طور پر دکھلانے والا ہے طبعاً جو بلند مقام پر کھڑا ہو کر دیکھتا ہے۔ اس کی نظر نہ صرف دور تک کام کرتی ہے۔ بلکہ وہ چاروں طرف ایک وسیع پیمانہ پر اپنے ماحول کو دیکھ رہا ہوتا ہے پس افق مبین پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کو دور تک زمانہ مستقبل کی ایسی باتیں دکھلائی گئیں۔ جو اپنے اندر وسعت بھی رکھتی ہیں۔ اور وضاحت و تعیین بھی

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان غیب کی باتوں میں بخل سے کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ تفصیلی علم دیا گیا ہے۔ یعنی چھوٹی سی چھوٹی جزئیات تک کی اطلاع دی گئی ہے۔ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ اور یہ ایسے آدمی کی پیشگوئی نہیں ہو سکتی۔ جو محض اٹکل سے تکیں ہانکتا ہے اور نہ اللہ تعالےٰ سے اس کا کوئی واسطہ ہے قیاس سے ایک مجمل بات تو کہی جاسکتی ہے مگر تفصیلات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ۔ ایسی صورت میں جبکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی یہ کیفیت ہے۔ کہ اس میں دور دراز واقعات کا علم اپنی پوری تعیین و وضاحت و تفصیلات کے ساتھ موجود ہے۔ تو پھر اس کے متعلق تم کیا غلط راہ اختیار کرتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ اس کی پیشگوئیاں قیاس کا نتیجہ ہیں۔ اور یہ کہ ان میں وضاحت و تعیین نہیں

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ۔ اس کی یہ پیشگوئی تو اپنے اندر اتنی وسعت رکھتی ہے کہ اس میں سارے جہان کے لئے نصیحت و عبرت اور اصلاح و تزکیہ نفس کا سامان ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی خصوصیات

خلاصہ ان آیتوں کا یہ ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں پانچ باتوں میں ممتاز ہیں۔

اول۔ دور دراز باتوں سے متعلق ہیں۔
دوم۔ ان میں پوری پوری تعیین و وضاحت ہے۔
سوم۔ ان میں جزئیات کا تفصیلی علم ہے
چہارم۔ ان میں کثرت و وسعت ہے۔
پنجم۔ اپنے ساتھ تمام قوموں کی ہدایت کا پورا سامان رکھتی ہیں۔

یہ پانچ باتیں ہیں جن کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے متعلق میں تفصیلی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ جو سورہ تکویر کا موضوع ہیں اور پیشتر اس کے کہ اس کی جزئیات کو یکے بعد دیگرے کسی قدر تفصیل کے ساتھ دوں۔ میں ایک چھٹے امتیاز کی طرف بھی اس ضمن میں احباب کی توجہ منعطف کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مخصوص ہیں اور وہ یہ کہ آپ کی پیشگوئیاں نہ صرف یہ کہ وہ کسی قیاس کا نتیجہ نہیں ہیں۔ بلکہ وہ اس بات میں خصوصیت سے ممتاز ہیں۔ کہ انسانی قیاس انہیں پورے طور پر رد کرتا اور ان کے متعلق یہ فیصلہ بالجزم کرتا ہے۔ کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اور ایسا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ الم تر الی الذی حاج ابراھیم فی ربہ ان اتٰہ اللہ الملک اذ قال ابراھیم ربی الذی یحیی ویمیت۔ قال انا احی وامیت قال ابراھیم فان اللہ یأتی بالشمس من المشرق فأت بھا من المغرب فبھت الذی کفر۔ یعنی اس شخص کی طرف تو نے نگاہ نہیں کی۔ جس نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اس کے رب کے متعلق جھگڑا کیا۔ جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے اعلان کیا۔ کہ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ کہنے لگا میں بھی تو زندہ کرتا۔ اور مارتا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا اگر یہی بات ہے تو اپنی اس قدرت اِحیاء و اِماتت کا کوئی خارق عادت نمونہ دکھلاؤ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ تم بھی میرے خدا کی طرح قادرانہ تصرفات کے مالک ہو۔ میرا رب سورج کو مشرق سے لاتا اور مغرب کی طرف لے جاتا ہے۔ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ۔ تم اس سلسلہ نظام کو الٹا دو اور مغرب سے سورج کو لاؤ۔ اور مشرق کی طرف اسے لے جاؤ۔ آخر وہ کافر قدرت کا خارق عادت نمونہ دیکھکر مبہوت ہو گیا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ چیلنج اپنے اندر یہ مفہوم رکھتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا خدا اس بات پر قادر ہے۔ کہ ایک قائم شدہ نظام کو درہم برہم کر کے ایک دوسرا نظام قائم کرے۔ اور یہ کہ وہ اس قسم کے خارق عادت نظارے انبیاء کے ذریعہ سے دکھلاتا ہے۔ جو مغرب سے طلوع آفتاب کی مانند ہوں۔ اگر ابراہیم علیہ السلام کا خدا اس قسم کے خارق عادت نظارہ دکھلانے پر قادر نہ تھا۔ تو یہ چیلنج بے معنے ہو جاتا ہے اور اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے دو پہلوان میدانِ مقابلہ میں کھڑے اپنی طاقت کا موازنہ کر رہے ہوں۔ اور ان میں سے ایک دوسرے کو کہے کہ اگر تو طاقتور ہے تو اس مگدر کو اٹھالے۔ اگر وہ اس مطالبہ میں سنجیدہ ہے۔ تو اس کے اس چیلنج کے یقیناً یہ معنے ہیں۔ کہ میں اس قدر طاقتور ہوں کہ اس مگدر کو اٹھا سکتا ہوں۔ اگر چیلنج دینے والا اس مگدر کو نہیں اٹھا سکتا۔ تو اس کا اپنے مدمقابل سے اس کے اٹھانے کا مطالبہ کرنا محض ایک ہنسی و مذاق ہوگا۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے مدمقابل سے کہنا کہ اگر تو واقعہ میں قادرانہ تصرفات کا مالک ہے۔ تو تیری اس قدرت کا پتہ نظامِ عالم کی طبعی رفتار میں نہیں لگ سکتا۔ بلکہ ایسے خارق عادت نمونوں سے لگیگا۔ جیسے پچھم سے سورج چڑھانا۔ رات کو دن اور یا مردہ کو زندہ کر دینا۔ کیونکہ اس قسم کے نظاروں کے متعلق انسانی عقل و قیاس یہی کہتی ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ پس اگر کسی نے ناممکن کو ممکن کر دیا تو ہم کہیں گے۔ کہ وہ قادر ہے۔ ورنہ نظام عالم کی طبعی رفتار کے متعلق ہر کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ میں ہی یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔

پس ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مطالبہ کرنا کہ تو اپنی طاقت کا ایسا خارق عادت نمونہ دکھلا۔ جسے انسانی قیاس ناممکنات میں سے شمار کرتا ہو۔ ان کے اس مطالبہ کے یہ معنے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ سے ایسا خارق عادت نمونہ دکھلایا۔ فبھت الذی کفر۔ جسے دیکھکر وہ کافر دنگ رہ گیا اور تمام انبیاء علیہم السلام ایسے ہی نمونے دکھلاتے ہیں۔ جو اپنی نوعیت میں مغرب سے طلوع آفتاب کی مانند خارق عادت ہوتے ہیں ہاں ایسے نمونے جس کے متعلق قیاسِ انسانی یقینی طور پر فتویٰ دیتا ہے۔ کہ بشر سے ایسا ہونا غیر ممکن ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان مجولہ بالا آیتوں میں اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ میں جو مخاطب کیا گیا ہے اس مخصوص طریق خطاب سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے ذریعہ سے بھی ایسا حیرت انگیز نمونۂ احیاء و اماتت دکھلانا چاہتا ہے۔ جو کفار کو مبہوت کرنے والا اور جو انسانی قیاس و فکر سے غایت درجہ دور اور بشری طاقت و اقتدار سے بالاتر ہو۔

پس چھٹا امتیاز جس سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مخصوص ہیں یہ ہے کہ وہ قیاس بشری کے مطابق نہیں۔ بلکہ عین اس کی ضد واقع ہوئی ہیں۔ چنانچہ جس زمانہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے اپنے اس قسم کے قادرانہ احیاء و اماتت کا اعلان فرمایا تھا۔ انسانی عقل و قیاس قطعاً باور نہیں کر سکتی تھی۔ کہ عرب جیسی مردہ قوم زندہ ہوگی اور رومانی اور فارسی طاقتور حکومتیں دیکھتے دیکھتے موت کے گھاٹ اتار دی جائینگی غیر جو اپنی طاقتوں پر نازاں تھے۔ اور انہیں حق تھا۔ کہ وہ نازاں ہوتے کیونکہ وہ اپنے آفتاب کو نصف النہار پر اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ مگر (اور انہیں یقین نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ کہ نصف النہار پر پہنچکر ان کا سورج یکلخت نظروں سے پوشیدہ ہو جائے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگاہ کرنے کے باوجود بھی انہیں یقین نہیں آیا۔ اور حالات کو دیکھتے ہوئے انہیں یقین نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ (سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف) کہ دبلی پتلی گائیں تازہ موٹی گائیں کھا جائینگی وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قسم کی پیشگوئیوں پر ہنسی اڑاتے تھے اور ہنسی کا اڑایا جانا ضروری تھا۔ کیونکہ انسانی فکر و قیاس کی کتاب میں ایسے دعوے قابل ہنسی ہوتے ہیں۔ اور ان ہنسی اڑانے والوں کو یہ بھی حیرت تھی کہ دنیا میں ایسے پاگل بھی ہیں جو ان باتوں پر یقین کرتے ہیں۔) وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے ساتھی بھی ان سے کم حیران نہ تھے صرف ایک ایمان بالغیب کا سہارا تھا۔ ورنہ وہ خود بھی اپنے متعلق یہی سمجھتے اور یقین کرتے تھے۔

کہ عرب کے یہ بادیہ پیما قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج پر پاؤں رکھنے والے کیونکر ہونگے۔ جیسا کہ ان کی حیرت کا نقشہ قرآن مجید بایں الفاظ بیان کرتا ہے۔ اوکالذی مرّ علیٰ قریۃ وھی خاویۃ علیٰ عروشھا قال انیٰ یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا۔ اس ویرانہ کو خدا کیونکر آباد کرے گا۔ مگر آخر دنیا نے دیکھا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احیاء و اماتت کی پیشگوئی کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ میں آپ کو عرب کے متعلق اس عظیم الشان پیشگوئی کی تفصیلات میں نہیں لے جانا چاہتا۔ کتابوں کی کتابیں اس کی تفصیلات سے بھری پڑی ہیں۔ غیروں نے بھی اس حیرت انگیز معجزہ کی صداقت کا اعتراف کیا ہے۔ اور بالکل ممکن ہے کہ ماضی بعید کے حوالجات سنکر کوئی کہنے والا کہہ دے کہ یہ پارینہ قصے ہیں۔ میں آپ کے سامنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اور پیشگوئی کو اس کی جزئی تفصیلات کے ساتھ پیش کر کے بتلاؤں گا۔ کہ ان میں نہ صرف تعیین و وضاحت اور غایت درجہ کثرت و وسعت ہے۔ بلکہ اس سابقہ پیشگوئی سے بڑھ کر یہ دوسری پیشگوئی انسانی قیاس سے دور ہے۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

نو مسلمین میں اسلامی احکام پر عمل کرنے کا شوق

بیرونی مبلغین کو چونکہ وطن سے دور غیر اور اجنبی ممالک میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اور جو لوگ احمدیت قبول کرتے ہیں۔ ان کو بھی اسلام کے سمجھنے اور سیکھنے میں بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ لیکن یہ اسلام کی حقانیت پر دلیل ہے کہ جو لوگ اسے دل سے قبول کرتے ہیں ان میں ایک دلی شوق اور پیاس آگے ہی آگے بڑھنے کی پیدا ہو جاتی ہے اور کیوں نہ ہو۔ انسان اپنے خالق حقیقی کی طرف فطری طور پر سب سے زیادہ کشش رکھتا ہے۔ پس جب وہ اس کے صحیح اور سچے راستہ پر پڑ جاتا ہے تو پھر اس کے دل میں اپنے خالق کی طرف کھنچنے کی ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو مخلوق کی تمام کششوں سے زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اس کی جھلک ذیل کی رپورٹ میں نظر آئے گی۔ میں احباب سے اپنے مبلغ اور اس کی تبلیغ اور نو مسلموں کے لئے خاص توجہ سے دعا کی استدعا کرتا ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

وسط اکتوبر میں عاجز نے ایک تبلیغی دورہ کیا۔ سب سے پہلے میں Kansas City نامی شہر میں گیا جہاں ہماری ایک چھوٹی سی جماعت ہے میں وہاں چند یوم مقیم رہا۔ ہر روز بوقت شب جلسہ کر کے مختلف مضامین پر تقاریر کیں۔ اور نماز روزہ وغیرہ اسلامی احکام کے اسباق دیئے۔ اور تبلیغ اسلام کے مبارک کام کو جاری رکھنے کے لئے ہدایات دیں۔ دن کا وقت ملاقاتوں میں صرف ہوتا رہا۔

چندہ تحریک جدید

علاوہ ازیں چندہ تحریک جدید کی تحریک بھی کی کیونکہ اس سے قبل اس جماعت میں سال سوم کی مالی تحریک نہیں کر سکا تھا۔ احباب جماعت نے نہایت اخلاص سے لبیک کہا۔ کل ۴۳ پونڈ کے وعدے ہوئے اب جب کہ میں یہ رپورٹ تحریر کر رہا ہوں ۳۱ پونڈ انہوں نے ادا بھی کر دیئے۔ اور چندہ ملا کر آج کی ڈاک میں حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ۴۵ پونڈ چندہ تحریک جدید کی مد میں بھیج رہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان مخلصین کے اخلاص میں برکت دے۔ اور مزید قربانی کی توفیق دے۔ آمین

اسلامی تعلیم حاصل کرنے کا شوق

Kansas City سے میں Gales Burg میں آیا۔ وہاں چار احمدی رہتے ہیں۔ ان میں سے دو خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ یہ نئے نئے حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہوئے۔ ان کو اسلامی تعلیم حاصل کرنے کا ازحد شوق ہے۔ انہوں نے سلسلہ حقہ کی اکثر انگریزی کتب خریدیں۔ اور دن رات مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ جب میں جاتا ہوں۔ تو باتیں خود نہیں سمجھ سکتے ان کے متعلق سوال کر کے تشریح کراتے ہیں۔ اور بہت ہی اشتیاق سے نماز سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس دفعہ میں تمام رات سفر کر کے علی الصبح وہاں پہنچا۔ اور پھر رات کو عازم سفر ہونے والا تھا۔ دن کو کچھ آرام کرنا بھی ضروری تھا۔ وہ کہنے لگے آج ہم آپ کو سونے نہیں دیں گے۔ چونکہ آج رات کو ہی آپ نے چلا جانا ہے۔ آپ ہم کو دن بھر نماز سکھائیں اور تعلیم دیں چنانچہ دن بھر میں ان کو تعلیم دیتا رہا۔

Gales Burg سے میں St. Louis تک آیا۔ وہاں ہمارے بعض احمدی احباب رہتے ہیں۔ سفر ہندوستان سے واپسی کے بعد میں اس شہر میں جا نہیں سکا۔ یہ احباب مجھ سے ملنے کے لئے بیتاب تھے۔ جب میں وہاں گیا۔ تو یہ لوگ مجھ سے مل کر بے حد خوش ہوئے۔ میں وہاں بھی صرف ایک ہی دن ٹھہر سکا۔ جب تک وہاں رہا۔ ان کو تبلیغ اسلام کے متعلق ہدایات دیتا رہا۔

سیرۃ النبی کے شاندار جلسے

اس کے بعد میں ماہ اکتوبر کے اختتام سے پہلے پہل اپنے مرکز شکاگو واپس آگیا۔ تاکہ سیرۃ النبی کے جلسوں کا انتظام کرا سکوں۔

میں نے بذریعہ خطوط تمام جماعتوں کو سیرۃ النبی کے جلسے انعقاد کرنے کے متعلق ہدایات دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال سیرۃ النبی کے جلسے ہر جگہ کامیاب رہے۔ خصوصیت سے شکاگو کا جلسہ نہایت ہی شاندار تھا۔ عرب۔ ہندوستانی ترک۔ گریک۔ امریکہ کے گورے اور کالے موجود تھے۔ مسجد کھچا کھچ بھری پڑی تھی۔ بعض لوگ جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس چلے گئے۔ میرے علاوہ پانچ مقررین نے سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے تقاریر کیں اور سامعین پر ان کا بہت اچھا اثر ہوا۔ ایک شامی مسلمان نے نیو یارک کے عربی اخبار "البیان" میں اس مبارک جلسہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ایک نوٹ شائع کیا۔

ایک امریکن احمدی کی لڑکی کا عقیقہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے امریکن احمدی بہت شوق سے اسلامی احکام اور رسوم اختیار کر رہے ہیں۔ ایام زیر رپورٹ

میں ایک نومسلم بھائی کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ انہوں نے عقیقہ کی رسم ادا کی۔ اور مسجد میں جلسہ منعقد کرکے دعوتِ طعام دی۔ دعوت میں مسلم اور غیر مسلم شریک تھے۔ کھانا کھانے کے بعد میں نے تقریر کی جس میں اسلامی احکام اور رسوم کا فلسفہ بیان کیا۔ الغرض اس طرح بھی تبلیغ کا عمدہ ذریعہ نکل آیا۔

روزے اور نماز تراویح

میں نہایت مسرت سے تحریر کرتا ہوں۔ کہ ہمارے نومسلمین نے بہت ہی خوشی سے روزے رکھے۔ اور رمضان شریف کے برکات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ بعض جماعتوں میں نماز تراویح اور درس کا بھی انتظام کیا گیا۔ کلیولینڈ میں ہمارے بھائی سید عبدالرحمن صاحب نے جو خدمتِ اسلام کا بے حد جوش و ولولہ اپنے اندر رکھتے ہیں اور ایثار و قربانی کا ایک اعلےٰ نمونہ ہیں۔ اس نیک کام کو سرانجام دیا۔

شکاگو میں میں نے خود مہینہ بھر مسجد میں نماز تراویح پڑھائی اور قرآن مجید کا درس دیا۔

اس ضمن میں یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس ملک میں ان کاموں میں مالی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ایک تو جلسہ گاہ میں کوئلہ وغیرہ خرچ ہوتا ہے۔ مکان بھی کرایہ پر لینا پڑتا ہے علاوہ ازیں آمد و رفت کا خرچ بھی ہوتا ہے۔ نیز مغربی لوگ لگاتار کسی مذہبی کام میں شامل نہیں ہو سکتے۔ مذہبی تقریر لمبی ہونے سے بہت گھبراتے ہیں۔ ان تمام موانع کے باوجود ہمارے نومسلمین نے نہایت ہی شوق سے مسجد میں حاضر ہو کر نماز تراویح اور درس القرآن میں حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا

تقریب عید

الحمد للہ کہ امریکہ کی احمدی جماعتوں نے کامیابی عید منائی۔ اور اس تقریب پر تبلیغی جلسے بھی کئے جن میں غیر مسلم احباب بھی شامل ہوئے جن کو دعوتِ طعام دی گئی۔ شکاگو میں خطبہ عید کے علاوہ دعوۃ کے بعد میں نے روزہ اور عید کے فلسفہ پر مشتمل تقریر کی۔ یہ جلسہ بھی بفضلِ ایزدی بہت کامیاب رہا۔

اس جلسہ میں کچھ لوگ ایسے تھے۔ جن کو ہمارے جلسوں میں شریک کرنے کے لئے ایک احمدی تین سال سے کوشش کرتے رہے تھے۔ مگر وہ تعصب کی وجہ سے نہیں آتے تھے۔ اس دفعہ اس جلسہ میں شمولیت کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ "آپ کی تقریر کا ہمارے دل پر گہرا اثر ہوا۔ اور تمام کارروائی سے ہم بہت ہی محظوظ ہوئے۔ اب ہم ہمیشہ آپ کے جلسوں میں شامل ہوا کریں گے"

الغرض رمضان شریف کا مہینہ نہایت خیر و خوبی سے گذرا۔ نومسلمین رمضان شریف کے برکات سے مستفیض ہوئے۔ اور فریضہ تبلیغ بھی بصورت احسن ادا کیا گیا۔

ایک سوسائٹی میں تقریر

عرصہ زیر رپورٹ میں شکاگو کی Plebian Forum. نامی ایک سوسائٹی میں اسلام پر میری تقریر ہوئی۔ سامعین کا بیشتر حصہ ایسے لوگوں کا تھا۔ جو ترقی روشنی اور سائنس کے دلدادہ کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ لوگ مذہب کے خلاف ہیں۔ میں نے دورانِ تقریر میں مذہب کی ضرورت مذہب اور سائنس کے درمیان کوئی تصادم نہیں اور اسلام کس طرح سے دنیا کے مشکلات کو حل کرتا ہے۔ وغیرہ مسائل پر روشنی ڈالی۔ بعد تقریر سوال و جواب کے رنگ میں ڈیڑھ گھنٹہ تک مناظرہ جاری رہا۔ اس میں ان مسائل کی اور بھی وضاحت کرنے کا موقع ملا۔ نیز قضیہ فلسطین کے متعلق بھی شرح و بسط سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بعد میں رائے زنی کرتے ہوئے ایک صاحب نے یہ کہا کہ میں بھی کسی عبادت گاہ میں داخل نہیں ہوا۔ مگر ان کی تقریر سننے کے بعد میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر میں کسی عبادت گاہ میں داخل ہوا۔ تو وہ ان کی عبادت گاہ ہوگی۔

اقتصادیات کے متعلق ایک صاحب نے خواہش ظاہر کی۔ کہ آپ ایک دن صرف اسلامی اقتصادیات پر تقریر کریں۔ ان خیالات کی زیادہ اشاعت کی ضرورت ہے

اس سوسائٹی کے ایک ممبر نے جنہوں نے دنیا کی سیاحت کی ہے۔ اور ایسا The Voice of the hour نامی ایک اخبار شائع کرتے ہیں۔ مجھ سے اجازت مانگی۔ کہ وہ اپنے اخبار میں فلسطین کے متعلق میرا مضمون شائع کرے۔ میں نے ان کو اجازت دے دی۔ اور وہ اب مضمون شائع کر رہے ہیں۔

قبول احمدیت

اشاعت لٹریچر انفرادی تبلیغ اور تبلیغ بذریعہ خط و کتابت بھی جاری ہے۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک ہندوستانی مسلمان جو Central America میں رہتے ہیں۔ داخل سلسلہ ہوئے ہیں

درخواست

آخر میں احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ امریکہ میں ہمارے سامنے سخت مشکلات ہیں۔ میرے سفر ہندوستان کے دوران میں مخالفین نے ہمارے کام کو نقصان پہنچانے کے لئے ناخنوں تک کا زور لگایا۔ علاوہ ازیں امریکہ مشن کا کام اس قدر وسعت پکڑ چکا ہے۔ کہ ایک آدمی کے لئے تمام کام کو سرانجام دینا ناممکن ہے۔ احباب کو معلوم ہے کہ میں مولوی ابراہیم صاحب ناصر حال مبلغ ہنگری کو ساتھ لایا تھا۔ بدقسمتی سے حکومت امریکہ نے ان کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ اور اب تک مجھے اور کوئی مبلغ بھی نہیں ملا۔ بدیں حالات مخلصین سلسلہ کی خدمت میں بعد عجز و نیاز التجا کرتا ہوں۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم میرے جملہ مشکلات کو دور فرمائے۔ اور غیبی تائید و نصرت سے خدمتِ اسلام میں پوری و حقیقی کامیابی عطا کرے۔ اور مجھے اپنے تمام نیک مقاصد میں فائز المرام کرے۔ آمین۔

خاکسار
مطیع الرحمن بنگالی مبلغ امریکہ

انجمن احمدیہ احمدی پارہ (بنگال) کا جلسہ

۳۰ دسمبر ۱۹۳۷ء کو انجمن احمدیہ احمدی پارہ ضلع ٹپرہ (بنگال) کا جلسہ منعقد ہوا جس میں بہت سے اصحاب شامل ہوئے۔ مسائل زیر بحث یہ تھے۔ (۱) تعلیم و تربیت (۲) تبلیغ۔ جلسہ میں حسب ذیل امور طے کئے گئے۔

(۱) پریذیڈنٹ جماعت سے درخواست کی گئی۔ کہ باقاعدہ ماہانہ رپورٹ ارسال کیا کریں۔ جس میں ان لوگوں کے تمام درج کئے جائیں۔ جو شریعت کے احکام کی پابندی نہیں کرتے۔ اور وقتاً فوقتاً مبلغین سے کہا جائے کہ وہ ان کی تربیت کرے۔

۲۔ پانچ اصحاب نے اخبار "احمدی" کی خریداری قبول کی۔

۳۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جناب امیر صاحب بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن سے درخواست کی جائے۔ کہ یہاں ایک مبلغ مقرر کیا جائے۔ جو قرآن کریم کا درس دیا کرے۔

۴۔ تحریک جدید کے مطالبات کی تشریح کی گئی۔ اور جماعت کو ان میں شریک ہونے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

۵۔ اردو زبان کی تعلیم کے متعلق ایک کلاس کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور احباب جماعت سے کہا گیا۔ کہ وہ "الفضل" کے خریدار بنیں۔

بارہ اصحاب پر مشتمل مجلس انصار اللہ قائم کی گئی۔ اور اس کے ذریعہ باقاعدہ تبلیغ کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ خاکسار عبدالکریم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ احمدی پارہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

ذیل کے اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۶۲۱- بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ منشی احمد الدین صاحب ضلع گجرات
۱۶۲۲- زینب بی بی صاحبہ " "
۱۶۲۳- بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ جمعدار محمد الدین صاحب " "
۱۶۲۴- ایک صاحب کانپٹی
۱۶۲۵- امیر بیگم صاحبہ الوہ
۱۶۲۶- محمد شیخ آدم صاحب مدراس
۱۶۲۷- غلام محی الدین صاحب گورداسپور
۱۶۲۸- محمد حیات صاحب گجرات "
۱۶۲۹- شاہ محمد صاحب گجرات
۱۶۳۰- راج بی بی صاحبہ نواب شاہ سندھ
۱۶۳۱- سید نادر علی شاہ صاحب ہزارہ
۱۶۳۲- مقبول شاہ صاحب راولپنڈی
۱۶۳۳- محمد سراج الدین احمد صاحب امرتسر
۱۶۳۴- عالم بیگم صاحبہ راولپنڈی
۱۶۳۵- نور بخش صاحب "
۱۶۳۶- روشنائی صاحبہ اہلیہ نور بخش صاحب ہزارہ
۱۶۳۷- شاہ جہان بیگم صاحبہ "
۱۶۳۸- فیض جہان بیگم صاحبہ "
۱۶۳۹- ممتاز بیگم صاحبہ "
۱۶۴۰- رضیہ بیگم صاحبہ "
۱۶۴۱- زبیدہ خاتون صاحبہ "
۱۶۴۲- محمد اسمٰعیل خان صاحب گورداسپور
۱۶۴۳- محمد حسین صاحب ریاسی ریاست جموں
۱۶۴۴- محمد اکبر صاحب گجرات
۱۶۴۵- ایک صاحب کرنال
۱۶۴۶- نور شاہ صاحب گورداسپور
۱۶۴۷- فیروز الدین صاحب سیالکوٹ
۱۶۴۸- اللہ دتا صاحب گجرات
۱۶۴۹- اشرف الدین صاحب "
۱۶۵۰- نور داد صاحب "
۱۶۵۱- محمد اشرف صاحب بہادل نگر
۱۶۵۲- خضر حیات صاحب سیالکوٹ
۱۶۵۳- شریف اللہ صاحب لائل پور
۱۶۵۴- سردار خان صاحب گجرات
۱۶۵۵- غلام رسول صاحب سیالکوٹ
۱۶۵۶- احمد الدین صاحب "
۱۶۵۷- میاں فیروز صاحب "
۱۶۵۸- میاں اللہ دتا صاحب "
۱۶۵۹- حافظ راج الدین صاحب گجرات
۱۶۶۰- محمد بیگ صاحب گورداسپور
۱۶۶۱- عبد السلام خان صاحب لدھیانہ
۱۶۶۲- مقصود علی صاحب گورداسپور
۱۶۶۳- عبد الحکیم صاحب پونچھ
۱۶۶۴- اللہ رکھا صاحب گورداسپور
۱۶۶۵- میاں رحمت صاحب ولد خدا بخش صاحب ہوشیارپور
۱۶۶۶- میاں رحمت صاحب ولد شہابل صاحب شیخوپورہ
۱۶۶۷- منور الدین صاحب منٹگمری
۱۶۶۸- میاں حیا ترڈی صاحب ریاسی
۱۶۶۹- محمد الدین صاحب "
۱۶۷۰- میاں اللہ دتا صاحب سیالکوٹ
۱۶۷۱- محمد الدین صاحب گورداسپور
۱۶۷۲- دولت علی صاحب جموں
۱۶۷۳- محمد شریف صاحب منٹگمری
۱۶۷۴- بشیر احمد صاحب گورداسپور
۱۶۷۵- اسمٰعیل صاحب سیالکوٹ
۱۶۷۶- فرید محمد صاحب لائل پور
۱۶۷۷- محمد یوسف صاحب سیالکوٹ
۱۶۷۸- محمد عالم صاحب گجرات
۱۶۷۹- ولی داد صاحب "
۱۶۸۰- علی اصغر صاحب گورداسپور
۱۶۸۱- غلام رسول صاحب شیخوپورہ
۱۶۸۲- میاں نواب صاحب "
۱۶۸۳- محمد عالم صاحب لائل پور
۱۶۸۴- دولت خان صاحب گورداسپور
۱۶۸۵- برکت علی صاحب شیخوپورہ
۱۶۸۶- علی شیر صاحب لدھیانہ
۱۶۸۷- سلطان احمد صاحب ریاست کپورتھلہ
۱۶۸۸- رانا محمد عبد اللہ صاحب شاہ پور
۱۶۸۹- غلام حسین صاحب منٹگمری
۱۶۹۰- شفیع محمد صاحب ہوشیارپور
۱۶۹۱- میاں مہنگا صاحب "
۱۶۹۲- حسن محمد صاحب سیالکوٹ
۱۶۹۳- عبد اللطیف صاحب "
۱۶۹۴- میاں عیدو صاحب لاہور
۱۶۹۵- خان محمد صاحب گجرات
۱۶۹۶- فضل الدین صاحب امرتسر
۱۶۹۷- محمد صدیق صاحب سیالکوٹ
۱۶۹۸- خادم حسین صاحب "
۱۶۹۹- برکت علی صاحب امرتسر
۱۷۰۰- راجا صاحب ولد شہابل صاحب شیخوپورہ
۱۷۰۱- ابراہیم صاحب ہوشیارپور
۱۷۰۲- میاں مہنگا صاحب جالندھر
۱۷۰۳- انعام الحق صاحب "
۱۷۰۴- میاں ظفر صاحب ہوشیارپور
۱۷۰۵- عطاء اللہ صاحب شیخوپورہ
۱۷۰۶- ماشاء اللہ دتا صاحب لاہور
۱۷۰۷- عبد الحفیظ صاحب "
۱۷۰۸- علی محمد صاحب لدھیانہ

جلسہ سالانہ کے بعد جماعت کی ذمہ داری

اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے ہر ایک جماعت کو شرح چندہ کی رو سے ایک رقم مقرر کرکے اطلاع دی گئی تھی۔ جس کا جلسہ سے قبل ادا کر دیا جانا ضروری تھا۔ لیکن بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن سے مقررکردہ رقم وصول نہیں ہوئی۔ اس اعلان کے ذریعہ میں اس امر کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب جلسہ سالانہ کے ختم ہو جانے کے بعد۔ احباب اور جماعتوں کو یہ نہ سمجھ لینا چاہئیے۔ کہ جلسہ سالانہ کے اخراجات پورے ہو چکے ہونگے۔ اور اب ان کے لئے اس چندہ کی ادائیگی ضروری نہ ہوگی۔ کیونکہ اخراجات جلسہ سالانہ پورے کرنے کے لئے ہر ایک جماعت سے مقررہ شدہ رقم چندہ جلسہ سالانہ کا وصول ہونا ضروری ہے۔

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے حساب کرکے دکانداروں اور ٹھیکہ داروں کو روپیہ ادا کیا جاتا ہے اور اس کی ادائیگی جماعتوں سے باقی رقوم کے وصول ہونے پر موقوف ہے۔ اس لئے احباب اور عہدیداران جماعت کو چاہئیے کہ وہ اپنا اور اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ بہت جلد فراہم کرکے بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب اور لڑکیوں کو ترکہ سے حصہ

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ خدا کے کلام میں آپ کا منصب بیان کیا گیا ہے۔ کہ "یقیم الشریعۃ ویحیی الدین" (تذکرہ صفحہ ۵۱۳) یعنی مسیح موعود شریعت کو قائم کرے گا۔ اور دین کو زندہ کرے گا گویا دین اسلام کے احکام اور اس کی تعلیم کو مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت زندہ اور قائم کرے گی۔ حضور نے مذکورہ وحی کو پیش کرکے احباب جماعت کو تلقین کی۔ اور عہد لیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متابعت میں اپنی زندگیوں کو شریعت کے مطابق بنائیں گے۔ بالخصوص لڑکیوں کو ترکہ سے حصہ دینے کا حکم جسے عام مسلمانوں نے پس پشت ڈالا ہوا ہے۔ کی تعمیل میں کوتاہی نہ برتیں گے۔

نظارت ہذا بذریعہ اس نوٹ کے احباب جماعت کو ان کا عہد یاد دلاتی ہے۔ اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت کا فرض قرار دیتی ہے۔ کہ وہ اس امر کی خاص طور پر نگہداشت کریں۔ اور اگر ان کے حلقہ میں کوئی ایسا کیس ہو۔ تو فوراً مرکز میں رپورٹ کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

احباب وی پی ضرور وصول فرمالیں

جن اصحاب کی خدمت میں پیشگی قیمت کی وصولی کے لئے ۱۰ کو وی پی بھیجے جاچکے ہیں۔ وہ ضرور وصول فرمالیں۔ کیونکہ اخراجات کے لئے اس وقت سخت دقت پیش آرہی ہے۔ وی۔ پی واپس کر کے الفضل کو مزید نقصان نہ پہنچایا جائے۔

منیجر

ضرورت رشتہ

ایک شریف اعلیٰ زمیندار خاندان کی لڑکی بہ عمر بائیس سال انٹرنس پاس کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ راجپوت یا جاٹ قوم کے تعلیم یافتہ برسر روزگار احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ خط و کتابت بنام ف معرفت منیجر الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۱۲ جنوری۔ گذشتہ شب مغربی جاپان میں ایک شدید زلزلہ آیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس قدر سخت زلزلہ پہلے کبھی نہیں آیا۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ اور قریباً ۲۰ منٹ تک جاری رہے۔ ابھی تک نقصان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا معلوم ہوا ہے متعدد مکانات کو آگ لگ گئی ہے ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۲ جنوری۔ حکومت بنگال نے یکم اپریل سے صوبہ میں امتناع شراب کی سکیم کو بطور تجربہ ضلع نواکھلی میں جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضلع میں شراب کی دوکانیں بالکل بند کر دی جائینگی

نئی دہلی ۱۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ اس سال شاہ جارج ششم کی شبیہہ والے صرف نکل اور تانبے کے سکے جاری کئے جائیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ماہ جون تک نئے سکے یقینی طور پر جاری ہو جائیں گے۔

بیت المقدس ۱۲ جنوری۔ بیت المقدس کی بلدیہ کے عرب اور یہودی ارکان کی طرف سے اپیل شائع کی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ دہشت انگیزی کو بند کیا جائے اور یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ یہودیوں اور عربوں کے مسائل کو عوام کی ایک جماعت ہی جس میں عام لوگوں کے نمائندے شریک ہوں طے کر سکتی ہے۔ اور صرف اس طرح سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا ہو سکتی ہے

لاہور ۱۲ جنوری۔ سر سکندر حیات خان کی حالت پہلے کی نسبت اچھی ہے درجہ حرارت ۱۰۰ تک پہنچ گیا ہے۔ ڈاکٹر کا بیان ہے۔ کہ انہیں کامل آرام اور سکون کی ضرورت ہے۔

جموں ۱۲ جنوری۔ جموں میں خزانہ کی تلاش کے متعلق جو کھدائی کی جا رہی ہے۔ اس کے متعلق تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ زمین حکومت کی ہے۔ جہاں ایک نئی بستی آباد کی جا رہی ہے۔ ایک روز ایک ملازم نے اپنے مکان کے متصل ایک گڑھا کھودا۔ تو وہاں سے قدیم زمانہ کے سکے نکلے اس کی اطلاع حکومت کو دیدی گئی۔ چنانچہ تحصیلدار کی نگرانی میں کام شروع کر دیا گیا۔ پچاس مزدوروں نے دو دن کھدائی کی جس کے نتیجہ میں ۶۰۰ نقرئی سکے برآمد ہوئے۔ مزید تین روز تک کھدائی ہوتی رہی لیکن اور سکے دستیاب نہیں ہوئے۔

بمبئی ۱۲ جنوری۔ آج بمبئی اسمبلی کے اجلاس میں وزیر اعظم مسٹر کھیر نے اسمبلی کے سپیکر سے دریافت کیا۔ کہ آیا وزراء کی موجودگی میں پارلیمنٹری سکرٹریوں کو اسمبلی میں استفسارات کے جواب دینے کا حق حاصل ہے۔ اس کے متعلق سپیکر کی طرف سے رولنگ دیا گیا۔ جس کی رو سے سکرٹریوں کے اس حق کو تسلیم کر لیا گیا

لاہور ۱۲ جنوری۔ مولوی غلام محی الدین صاحب ایم ایل اے نے پنجاب اسمبلی میں خلع بل کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد بعض وجوہ کی بناء پر عورتوں کے حق خلع کو قانونی حیثیت دینا ہے خلع کی وجوہ خاوند کا لاپتہ ہونا۔ پاگل پن۔ کوڑھ یا خنازیر میں مبتلا ہونا۔ بدسلوکی وغیرہ امور ہیں۔

پشاور ۱۲ جنوری۔ پشاور کے ایک دہرم سالہ کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں میں جو تنازعہ چلا آتا تھا۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد کی کوشش سے اس کا تصفیہ ہو گیا ہے۔ اور سکھوں نے سول نافرمانی ترک کر دی ہے۔

لاہور ۱۲ جنوری۔ پنجاب اسمبلی میں ایک سکھ ممبر نے ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کوئی ہندو یا سکھ پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی نہ کر سکے۔ البتہ اگر شادی کے سات سال بعد تک کوئی اولاد نہ ہو یا بارہ سال تک کوئی اولاد نرینہ نہ ہو۔ تو اس صورت میں دوسری شادی کا اختیار ہوگا۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ رائیٹر کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے کہا۔ ہم مکمل آزادی اور ایسا آئین چاہتے ہیں جسے ہندوستانیوں نے خود مرتب کیا ہو۔ صوبجاتی وزراء کے متعلق کہا۔ کہ آغاز تو اچھا ہے لیکن وزارتوں کا کام اتنا اچھا نہیں۔ کہ عام کانگرسی مطمئن ہو سکیں۔ اور مستقبل کے متعلق مجھے زیادہ امید نہیں۔ گو میری خواہش ہے کہ سنہ ۱۹۳۰ کے واقعات کا اعادہ نہ ہو لیکن اس قسم کے حالات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے

الہ آباد ۱۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے تمام پولیس افسران اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ سیاسی جلسوں میں ہجوم پر لاٹھی چارج ہرگز نہ کیا جائے اور نہ گولی چلائی جائے البتہ دفعہ ۱۴۴ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۳ فروری سے انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ہوائی ڈاک کے نظام کو وسیع کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ہفتہ میں چار مرتبہ ڈاک آیا جایا کرے گی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہوائی ڈاک کا جو زائد محصول لیا جاتا ہے۔ وہ اس سکیم کے نافذ ہو جانے کے بعد نہیں لیا جائے گا۔ مگر عام ڈاک میں ایک اونس وزنی خط پر جو محصول عائد ہوتا ہے۔ وہ آئندہ ہوائی ڈاک کے نصف اونس وزنی خط پر لیا جایا کریگا پوسٹ کارڈ عام ڈاک میں اور ہوائی ڈاک میں ایک ہی محصول پر جا سکیں گے۔

ٹوکیو ۱۲ جنوری۔ چین میں جنگ جاری رکھنے یا اسے ختم کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے کل ٹوکیو میں امپیریل کانفرنس منعقد ہوئی۔ لیکن اس کے فیصلہ کے متعلق ابھی تک کوئی اعلان نہیں کیا گیا سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جاپان جنگ بھی جاری رکھ سکتا ہے اور صلح کے لئے بھی تیار ہے۔ لیکن ان میں سے ہر ایک بات کا انحصار جنرل چیانگ کائی شک چینی جرنیل کے رویہ پر ہوگا۔ جاپانیوں کی اطلاع ہے۔ کہ تین ہزار امریکن اور جرمنی ساخت کی لاریاں ہانگ کانگ میں حکومت چین کو دینے کے لئے جمع کی جا رہی ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہانگ کانگ سے چین کو جانے والے نئے راستہ سے ۵ لاکھ ٹن بارود بھی حکومت چین کو بھیجا گیا ہے۔

دہلی ۱۲ جنوری۔ ڈربن میں سیٹھ گوونداس ایم ایل اے کو اس وجہ سے لفٹ پر چڑھنے سے روک دیا گیا۔ کہ وہ یورپین نہیں۔ سیٹھ صاحب اس لفٹ کے ذریعہ مسٹر ہوفمیر وزیر یونین گورنمنٹ سے ملنے کے لئے جانا چاہتے تھے انکار کی اطلاع مسٹر ہوفمیر کے سکرٹری کو دی گئی اس نے نیچے آکر لفٹ مین سے کہا۔ کہ سیٹھ صاحب کو لفٹ کے ذریعہ اوپر جانے دو۔ لیکن اس نے پھر بھی انکار کیا آخر سیکرٹری انہیں خود لفٹ کے ذریعہ اوپر لے گیا۔

ہانکو ۱۲ جنوری۔ چین کے محکمہ اقتصادیات کے نئے نائب منسٹر نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ ممکن ہے۔ حکومت چین غیر ملکی قرضوں کے سود کی قسط ادا نہ کر سکے۔ گو اس بارے میں کوشش کی جائے گی۔ لیکن حالات نے مجبور کر دیا۔ تو معذوری ہوگی۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری۔ امریکہ اور اطالیہ کے درمیان جس تجارتی معاہدہ کے لئے گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ ملتوی ہو گیا ہے۔ کیونکہ امریکن نمائندہ مسٹر کارڈل ہل نے سائنیور مسولینی کے اس مطالبہ کو کہ یہ نیا معاہدہ شاہ اٹلی و شہنشاہ حبشہ کے نام پر ہونا چاہیئے۔ ماننے سے انکار کر دیا ہے اس مطالبہ کا مقصد یہ ہے کہ امریکہ سے حبشہ پر اٹلی کی سیادت کا اعتراف کرایا جائے۔

امرتسر ۱۲ جنوری گیہوں حاضر ۲ روپیہ ۱۲ آنے سے ۳ روپے ۵ آنے تک نخود حاضر ۲ روپیہ ۳ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۴ آنے تک کپاس ۸ روپے روئی ۱۸ روپے ۸ آنے سونا ۳۵ روپے ۴ آنے اور چاندی ۵۰